روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 6 ستمبر 2013ء 29 شوال 1434 ہجری 6 تبوک 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 203

عہد پورا کرنے والے

یقیناً نصیحت صرف عقل والے لوگ ہی پکڑتے ہیں۔ (یعنی) وہ لوگ جو اللہ کے (ساتھ کئے ہوئے) عہد کو پورا کرتے ہیں اور میثاق کو نہیں توڑتے۔ اور وہ لوگ جو اسے جوڑتے ہیں جسے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور برے حساب سے خوف کھاتے ہیں۔

(الرعد: 20 تا 22)

قرآنی احکامات پر عمل، فرائض کی ادائیگی کرنے، عہد بیعت نبھانے اور سچی گواہی دینے کی تلقین

تقویٰ پر چلنے اور عہدوں کو پورا کرنے سے خدا کی محبت ملتی ہے

خواتین اور مرد دونوں کو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنا ہوگا۔ جو نیک اعمال کرے گا وہ جزا پائے گا اور خدا تعالیٰ کا مقرب بن جائے گا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ یو کے 2013ء کے موقع پر مستورات سے خطاب بمقام حدیقۃ المہدی ہمپشائر لندن کا خلاصہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 31/اگست 2013ء کو جلسہ سالانہ یو۔کے کے موقع پر مستورات سے خطاب فرمایا۔ حضور انور خطاب کے لئے پاکستانی وقت کے مطابق سہ پہر 4 بجکر 10 منٹ پر لجنہ جلسہ گاہ حدیقۃ المہدی میں تشریف لائے۔ حضور انور کی آمد پر لجنہ جلسہ گاہ نعرۂ تکبیر کی صدا سے گونج اٹھا۔ تلاوت قرآن کریم سے کارروائی کا آغاز ہوا۔ مکرمہ قرۃ العین طاہر صاحبہ نے سورۃ النحل کی آیات 91 تا 98 کی تلاوت کی۔ مکرمہ رمشہ احسن صاحبہ نے حضرت مصلح موعود کا پاکیزہ منظوم کلام ترنم کے ساتھ پیش کیا۔ بعدازاں حضور انور نے تعلیمی میدان میں نمایاں اعزاز حاصل کرنے والی طالبات میں اسناد تقسیم کیں جبکہ حضرت بیگم صاحبہ نے ان طالبات کو میڈلز پہنائے۔ اور پھر حضور انور نے لجنہ سے خطاب فرمایا۔ حضور انور کا یہ خطاب ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست ساری دنیا میں نشر کیا گیا دنیا بھر کے بسنے والے احمدیوں نے اپنے پیارے امام کا یہ خطاب سنا اور دیکھا اور اپنی پیاسی روحوں کی تسکین کے سامان کئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ ہم جو احمدی کہلاتے ہیں، ہم مختلف قوموں، مذاہب مختلف ملتوں اور تمدنوں سے آکر ایک جماعت بن کر اکٹھے ہو گئے ہیں، ہمارا ایک خاص مقصد، ذمہ داری اور لائحہ عمل ہے اور وہ قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنا ہے۔ ہم نے حضرت مسیح موعود کی بیعت چند شرائط پر کی ہے۔ جن میں ایک بات یہ ہے کہ بیعت کرنے والا قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کرے گا۔ فرمایا کہ قرآن کریم کی حکومت کا مطلب قرآن میں بیان احکامات پر عمل اور ان کا پابند ہونے کی حتی الوسع کوشش کرنا ہے۔ پس ہم سے یہ عہد بیعت تقاضا کرتا ہے کہ ہم اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ فرمایا کہ جو آیات اس اجلاس کے شروع میں تلاوت کی گئی ہیں۔ ان میں بعض احکامات بیان ہوئے ہیں اور ان کا بار بار اور تفصیلی تذکرہ ہمیں ہماری ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ ان آیات میں یہ بتایا گیا ہے کہ یقیناً اللہ تعالیٰ تمہیں عدل کا اور احسان کا اور ایتائے ذی القربیٰ کا حکم دیتا ہے۔ فرمایا کہ یہ تینوں نیکیاں ایسی ہیں کہ اگر پوری پابندی کے ساتھ ایک معاشرے میں رواج پا جائیں اور ان پر عمل شروع ہو جائے تو معاشرے کے تمام فساد ختم اور رنجشیں دور ہو سکتی ہیں، معاشرہ جنت کا عملی نمونہ بن سکتا ہے۔ حضور انور نے آیت میں بیان عدل و انصاف کے قیام کے حکم کی وضاحت میں عائلی مسائل، میاں بیوی کے حقوق، معاشرے کے حقوق اور اپنی ذمہ داریوں اور فرائض کی ادائیگی اور اسی طرح ہر قسم کے معاملات میں سچی گواہی دینے میں عدل و انصاف کے ساتھ کام لینے کی دینی تعلیم بیان فرمائی۔ اور پھر فرمایا کہ عورت کی ایک اہم ذمہ داری اس کے گھر کی ذمہ داری ہے۔ آنحضرت ﷺ نے گھر کی نگرانی عورت کے سپرد فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں عورتوں کی اکثریت اس ذمہ داری کو نبھانے والی ہے لیکن ایک ایسا طبقہ بھی ہے جو آج کل کے زمانے کے رسم و رواج کے پیچھے چل کر اپنی ذمہ داری کو بھول گیا ہے۔ حضور انور نے یورپ میں خواتین میں پائی جانے والی ایک بدرسم ME TIME کو انتہائی غلط سوچ قرار دیا۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ اصل ایمان یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کے احکامات کو ہر چیز پر مقدم کرو۔ پس ہر احمدی عورت کی سوچ یہ ہونی چاہئے کہ وہ خدا تعالیٰ کے احکامات کو تلاش کر کے ان پر عمل کرنے کی کوشش کرے۔

حضور انور نے عورتوں کے ساتھ ساتھ مردوں کو بھی مخاطب کر کے فرمایا کہ جب مردوں کی طرف سے ذمہ داریاں ادا نہ کی جارہی ہوں یا بچوں کے سامنے خاوند اپنی بیویوں سے انصاف نہ کرر ہے ہوں اور بچے ہوش کی عمر کو پہنچ رہے ہوں تو پھر اکثر معاملات میں خاوندوں کی وجہ سے بھی بچے برباد ہو رہے ہوتے ہیں۔ پس مرد اور عورت دونوں کی ذمہ داری ہے کہ اپنے ذمہ فرائض کو انصاف کے ساتھ ادا کریں۔ مرد اپنی بیویوں کے بھی اور اپنے بچوں کے بھی حق ادا کریں۔ فرمایا کہ یہ حق محبت سے اور اعتماد کی فضا قائم کرنے سے ادا ہوتے ہیں۔ فرمایا کہ اگلا قدم اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ احسان کرو اور احسان یہ ہے کہ برائی کا بدلہ اچھائی سے دو، عفو و درگزر اور صرف نظر سے کام لو۔ اگر ان باتوں پر عمل ہو تو معاشرے میں ہر سطح پر ایک ایسی فضا قائم ہوگی جو پیار اور محبت کی مثالیں قائم کرنے والی ہوگی۔ ایک دوسرے کے جذبات کا احترام پیدا ہوگا، میاں بیوی میں ایک دوسرے

باقی صفحہ 2 پر

پریس ریلیز

مکرم اعجاز احمد صاحب کراچی

راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے

چناب نگر ربوہ (پ ر) کراچی میں مذہبی منافرت کی بنا پر ایک نوجوان احمدی مکرم اعجاز احمد صاحب بعمر 36 سال کو اورنگی ٹاؤن میں راہ مولیٰ میں قربان کر دیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق مکرم اعجاز احمد صاحب ایک فیکٹری میں کام کرتے تھے۔ اپنے معمول کے مطابق وہ مورخہ 4 ستمبر 2013ء کو پونے گیارہ بجے فیکٹری جانے کیلئے گھر سے نکلے اور ابھی کچھ فاصلہ طے کیا تھا کہ راستے میں دو نامعلوم موٹر سائیکل سواروں نے ان کے قریب آکر ان کے بائیں کان پر فائر کر دیا جو سر سے آر پار ہو گیا۔ انہیں ہسپتال منتقل کیا جارہا تھا کہ راستے میں ہی زخموں کی تاب نہ لا کر شہید ہو گئے۔

ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ مورخہ 5 ستمبر 2013ء کو صبح 9 بجے محترم ملک خالد مسعود صاحب قائمقام ناظر اعلیٰ نے احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں نماز جنازہ پڑھائی۔ عام قبرستان میں تدفین کے بعد انہوں نے ہی دعا کرائی۔

مرحوم نے لواحقین میں اہلیہ اور 3 بچوں کو سوگوار چھوڑا ہے۔ ان کی علاقے میں اچھی شہرت تھی اور ان کی کسی سے کوئی دشمنی نہیں تھی۔ انہیں صرف احمدی ہونے کی بنا پر ٹارگٹ کیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ مکرم اعجاز احمد صاحب کے بہنوئی مکرم نواز احمد صاحب کو بھی اورنگی ٹاؤن میں ہی گزشتہ سال 11 ستمبر کو احمدی ہونے کی بنا پر شہید کیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ شہید مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

باقی صفحہ 8 پر

بقیہ از صفحہ 1، خطاب حضور انور ایدہ اللہ

سے حسن سلوک کے وہ نمونے نظر آئیں گے جو خدا تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مزید ترقی کرو اور آپس کے سلوک اور نیکیاں پھیلانے کے علاوہ وہ معیار حاصل کرو جس کی انتہا قربانی اور بے نفسی اور بے غرضی ہو اور یہ معیار ایتائے ذی القربیٰ سے حاصل ہوتا ہے۔ یہ معیار اس طرح حاصل ہوتا ہے جس طرح ایک ماں بچے کے لئے قربانی کرتی ہے اور یقیناً ماں بچے کے لئے بے غرض ہو کر قربانی کرتی ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومن اس وقت حقیقی مومن کہلاتے ہیں جب دنیا کے تعلقات میں بھی بے غرضانہ جذبات ہوں، بنی نوع انسان کے لئے خدمت کا جذبہ اور جوش ہو۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ میں اپنی جماعت کو اس معیار پر دیکھنا چاہتا ہوں کہ جہاں وہ بنی نوع انسان کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ حضور انور نے فرمایا حق لینے کی بجائے حق دینے کی خواہش ہو۔ دنیا کی عارضی لذتوں اور خواہشات کے پیچھے چلنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی رضا مقدم ہو۔ اگر اس خوبصورت تعلیم پر عمل ہو تو گھر اور معاشرہ پُرامن ہو جاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ پھر اللہ تعالیٰ تمہیں فحشاء، منکر اور بدی سے روکتا ہے۔ یہ ایسی برائیاں ہیں جو انسان کو عیب دار بناتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایک حقیقی مومن اور مومنہ کو ایسی حالت میں دیکھنا چاہتا ہے کہ جہاں وہ نیکیوں کو پھیلانے والا، برائیوں سے محفوظ اور معاشرے کو بھی محفوظ رکھنے والا ہو۔ فرمایا کہ اگر ہم نے اپنی ذمہ داریاں نہ سنبھالیں، خود اپنی حالتوں کو نہ بدلا تو یہ ذمہ داریاں کس طرح ادا کر سکتے ہیں۔ پس نیکیوں کو حاصل کرنے کے لئے برائیوں کو چھوڑنا ضروری ہے۔ ہر قسم کی اور ہر سطح پر کی جانے والی برائی سے ہم نے بچنا ہے اور ہر نیکی کو اختیار کرنا ہے اور نیکی کی اعلیٰ ترین مثال ایتائے ذی القربیٰ ہے۔ بنی نوع انسان سے اپنے قریب ترین رشتہ دار کی طرح محبت اور بلاغرض خدمت اصل نیکی ہے۔ فرمایا کہ برائیوں کو مٹانے کے لئے ضروری ہے کہ تم اپنے دلوں کو ہر قسم کی دھوکہ دہی، ناانصافی اور نقصان پہنچانے سے باز رکھو، اپنے مفاد حاصل کرنے کے لئے جھوٹے بیان بازی سے بچو، دوسروں کو اپنی زبان سے بھی نقصان پہنچانے سے بچو۔ وہ برائیاں بھی جو دوسروں کو نظر نہ آئیں لیکن تمہارے علم میں ہے کہ یہ برائیاں ہیں اور وہ تمہارے اندر موجود ہیں تو اپنے دلوں کو ان سے پاک کرنے کی کوشش کرو، یہی تقویٰ کی باریک راہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ پھر اللہ تعالیٰ عہد کی پابندی کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ سے کئے گئے عہد کو پورا کرو۔ حضور انور نے عہد کی اقسام اور ان کی تشریح بیان فرمائی اور پھر فرمایا پس جو کوئی اپنے آپ کو جماعت احمدیہ میں شامل سمجھتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ اپنے بیعت کے عہد کو پورا کرے۔ قرآن کریم کی حکومت کو اپنے اوپر لاگو کرے اور اسے قبول کرے، تبھی وہ خدا تعالیٰ کے پسندیدہ بندوں میں شمار ہو سکتا ہے اور خدا تعالیٰ کا قرب پا سکتا ہے۔ پس ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ ہم نے اپنے بیعت کے عہد میں جو نیک باتوں کے کرنے کا عہد کیا ہے اسے پورا کریں ورنہ بیعت کرنا بے فائدہ ہے۔ پس اگر اللہ تعالیٰ کی محبت کو جذب کرنا ہے تو تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنے عہدوں کو پورا کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو حکم دیا کہ نیکیوں کو اختیار کرو اور برائیوں کو ترک کرو تو یہی اللہ تعالیٰ کے ساتھ کئے گئے عہد ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مرد اور عورت دونوں کو یہ حکم دیتا ہے کہ اعمال صالحہ بجا لاؤ اگر خدا تعالیٰ سے نیک اجر چاہتے ہو۔ پس مرد اور عورت دونوں کو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنا ہوگا، دونوں کو برائیوں سے بچنا ہوگا، دونوں کو اپنے عہد نبھانے ہوں گے۔ خدا تعالیٰ کی نظر میں مرد اور عورت دونوں برابر ہیں۔ جو بھی نیک اعمال کرے گا وہ جزا پائے گا اور اللہ تعالیٰ کا مقرب بن جائے گا۔ فرمایا کہ اگر مرد اور عورت دونوں کی نیکیوں کی طرف توجہ ہو اور اپنے ذمہ فرائض کے حق ادا کئے جائیں تو دین حق وہ خوبصورت معاشرہ قائم کرتا ہے جس کی دنیا میں کہیں بھی مثال نہیں ملتی۔ پس احمدی عورت کو یاد رکھنا چاہئے کہ ان دنیاوی نعروں سے متاثر نہ ہوں بلکہ قرآن کریم کی تعلیم کی روشنی میں اپنے حقوق دیکھیں، اپنی ذمہ داریاں اور فرائض دیکھیں اور پھر اس کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کی کوشش کریں۔ فرمایا کہ جب یہ معیار حاصل کر لیں گی تو اپنے سکون کے بھی سامان کریں گی، اپنی نسلوں کو سنوارنے کے بھی سامان کریں گی اور خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والی بھی بنیں گی۔ خدا تعالیٰ سب کو اپنی زندگیاں اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی تعلیم کے مطابق گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

اس کے بعد حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی اور دعا کے بعد حضور انور سٹیج پر حضرت بیگم صاحبہ کے ساتھ تشریف فرما رہے اور لجنہ اور بچیوں کے مختلف گروپس نے حضور انور کے سامنے ترنم کے ساتھ نظمیں پیش کیں۔ اور پھر حضور انور السلام علیکم کہہ کر لجنہ جلسہ گاہ سے روانہ ہو گئے۔

مشعل راہ

اللہ کی عبادت

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

’’اللہ تعالیٰ کی عبادت صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر ہی کرنی چاہئے۔ اس میں کسی اور بات کو نہ ملاؤ اور نہ کوئی اور نیت رکھو۔ عمل صالح وہ ہے جس میں کوئی فساد نہ ہو۔ اگر انسان دین کا کچھ بنانا چاہتا ہے اور کچھ دنیا کا بنانا چاہتا ہے تو یہ محض ایک فساد ہے۔ ایسی حالت سے بچنا چاہئے۔ خدا تعالیٰ ایسے آدمیوں کو پسند نہیں کرتا۔ عمل صالح وہ عمل ہے جو محض خدا تعالیٰ کے واسطے ہو۔ پھر خدا تعالیٰ اپنے بندہ کی پرورش آپ کرتا ہے اور اس کے واسطے گزارے کی صورتیں خود بخود ظاہر ہو جاتی ہیں مگر یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ انسان کے واسطے مناسب نہیں کہ اپنی عبادت کے وقت ایسی باتوں کا خیال دل میں لائے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارا رازق آسمان پر ہے۔ دیکھو جب انسان کسی دوسرے انسان سے محبت رکھتا ہے تو اس میں بھی خالص محبت وہ سمجھی جاتی ہے جس کے درمیان کوئی غرض نہ ہو۔ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 84)

آپ فرماتے ہیں:

’’ایمان کے انواع اوّلیہ بھی سات ہیں اور آخری درجہ ہے جو موہبت الٰہی سے عطا کیا جاتا ہے۔ اس لئے بہشت کے بھی سات دروازے ہیں اور آٹھواں دروازہ فضل کے ساتھ کھلتا ہے۔ غرض یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ بہشت اور دوزخ جو اس جہاں میں موجود ہوں گی وہ کوئی نئی بہشت و دوزخ نہ ہوگی بلکہ انسان کے ایمان اور اعمال کا ہی ایک ظل ہیں اور یہی اس کی سچی فلاسفی ہے۔ وہ کوئی ایسی چیز نہیں جو باہر سے آکر انسان کو ملے گی بلکہ انسان کے اندر سے ہی وہ نکلتی ہے۔ مومن کے لئے ہر حال میں اس دنیا میں بہشت موجود ہوتا ہے۔ اسی عالم کا بہشت موجود دوسرے عالم میں اس کے لئے، بہشت موعود کا حکم رکھتا ہے۔ پس یہ کیسی سچی اور صاف بات ہے کہ ہر ایک کا بہشت اس کا ایمان اور اعمال صالحہ ہیں۔ جن کی اس دنیا میں لذت شروع ہو جاتی ہے اور یہی ایمان اور اعمال دوسرے رنگ میں باغ اور نہریں دکھائی دیتی ہیں۔ میں سچ کہتا ہوں اور اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ اسی دنیا میں باغ اور نہریں نظر آتی ہیں اور دوسرے عالم میں بھی باغ اور نہریں کھلے طور پر محسوس ہوں گی۔ اسی طرح پر جہنم بھی انسان کے بے ایمانی اور بداعمالی کا نتیجہ ہے۔ جیسے جنت میں انگور انار وغیرہ پاک درختوں کی مثال دی ہے، ویسے ہی جہنم میں زقوم کے درخت کا وجود بتایا ہے اور جیسے جنت میں نہریں، سلسبیل اور زنجبیلی اور کافوری نہریں ہوں گی۔ اسی طرح جہنم میں گرم پانی اور پیپ کی نہریں بتائی ہیں۔ ان پر غور کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جیسے ایمان منکسر المزاجی اور اپنی رائے کو چھوڑ دینے سے پیدا ہوتا ہے۔ اسی طرح بے ایمانی تکبر اور انانیت سے پیدا ہوتی ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 573)

آپ فرماتے ہیں:

’’پس جس طرح باغ بغیر نہر اور پانی کے جلدی برباد ہو جانے والی چیز ہے اور دیرپا نہیں اسی طرح ایمان بے عمل صالح بھی کسی کام کا نہیں۔ پھر ایک دوسری جگہ پر ایمان کو اشجار سے تشبیہ دی ہے اور فرمایا ہے کہ وہ ایمان جس کی طرف (-) کو بلایا جاتا ہے وہ اشجار ہیں اور اعمال صالحہ ان اشجار کی آبپاشی کرتے ہیں۔ غرض اس معاملہ میں جتنا جتنا تدبر کیا جاوے اسی قدر معارف سمجھ میں آویں گے۔ جس طرح سے ایک کسان کاشتکار کے واسطے ضروری ہے کہ وہ تخم ریزی کرے۔ اسی طرح روحانی منازل کے کاشتکار کے واسطے ایمان جو کے روحانیت کی تخم ریزی ہے ضروری اور لازمی ہے اور پھر جس طرح سے کاشتکار کھیت یا باغ وغیرہ کی آبپاشی کرتا ہے پانی لگاتا ہے اس طرح سے روحانی باغ ایمان کی آبپاشی کے واسطے اعمال صالحہ کی ضرورت ہے۔ یاد رکھو کہ ایمان بغیر اعمال صالحہ کے ایسا ہی بے کار ہے جیسا کہ ایک عمدہ باغ بغیر نہر یا کسی دوسرے ذریعہ آبپاشی کے نکما ہے۔ درخت خواہ کیسے ہی عمدہ قسم کے ہوں اور اعلیٰ قسم کے پھل لانے والے ہوں۔ لیکن جب مالک آبپاشی کی طرف سے لاپروائی کرے گا تو اس کا جو نتیجہ ہوگا وہ سب جانتے ہیں یہی حال روحانی زندگی میں شجر ایمان کا ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 649,648)

آپ فرماتے ہیں:

’’قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کے ساتھ عمل صالح بھی رکھا ہے اور عمل صالح اسے کہتے ہیں جس میں ایک ذرہ فساد نہ ہو۔ یاد رکھو کہ انسان کے عمل پر ہمیشہ چور پڑا کرتے ہیں وہ کیا ہیں؟ ریاکاری کہ جب انسان دکھاوے کے لئے ایک عمل کرتا ہے۔ عجب کہ وہ عمل کر کے اپنے نفس میں خوش ہوتا ہے اور قسم قسم کی بدکاریاں اور گناہ جو اس سے صادر ہوتے ہیں ان سے اعمال باطل ہو جاتے ہیں۔ عمل صالح وہ ہے جس میں ظلم، عجب، ریاء، تکبر، حقوق انسان کے تلف کرنے کا خیال تک نہ ہو۔ جیسے آخرت میں انسان عمل صالح سے بچتا ہے۔ ویسے ہی دنیا میں بھی بچتا ہے۔ اگر ایک آدمی بھی گھر بھر میں عمل صالح والا ہو تو سب گھر بچا رہتا ہے۔ سمجھ لو کہ جب تک تم میں عمل صالح نہ ہو صرف ماننا فائدہ نہیں کرتا‘‘۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 577,576)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دار النصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

حضور انور کا جلسہ سالانہ جرمنی سے اختتامی خطاب

بطرز سوال وجواب

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

س: حضور انور نے یہ خطاب کب اور کہاں ارشاد فرمایا؟

ج: حضور انور نے یہ خطاب مورخہ 30 جون 2013ء کوجلسہ سالانہ جرمنی KARLSRUHE میں فرمایا۔

س: حضور انور نے خطاب کے آغاز میں کون سی آیت کی تلاوت فرمائی اوراس میں کیا مضمون بیان کیا گیا ہے؟

ج: حضور انور نے سورہ انبیاء کی آیت نمبر 108 کی تلاوت فرمائی۔اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''ہم نے اے محمد ﷺ تجھے تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔''

س: حضور انور نے آنحضرت ﷺ کے کس عظیم خلق کا تذکرہ فرمایا؟

ج: فرمایا! آپ ﷺ کی زندگی اور سیرت پر نظر ڈال کر دیکھیں تو اللہ تعالیٰ کے اس کلام (رحمۃ للعالمین) کی حرف بحرف تصدیق ہوتی ہے۔ آپؐ کی رحمت بے پایاں کے نظارے آپ کے سلسلہ بیعت میں آنے والے صحابہ نے بھی دیکھے اور غیروں نے بھی دیکھے۔

س: آنحضرت ﷺ کی رحمت سے کون فیض یاب ہوئے؟

ج: دشمنوں نے بھی اس کے حیرت انگیز نظارے دیکھے حتی کہ جانور بھی آپ ﷺ کی رحمت سے فیض یاب ہوئے۔

س: قرآن کریم زندگی کے کن پہلوؤں کا احاطہ کرتا ہے؟

ج: فرمایا! قرآن کریم ایک کامل اور مکمل ضابطہ حیات ہے جو نہ صرف روحانی بلکہ معاشی،معاشرتی، اخلاقی، علمی، سائنسی غرضیکہ ہر پہلو اور ہر مضمون کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے۔

س: حضور انور نے اپنی کس فکر کا اظہار فرمایا ہے؟

ج: فرمایا! اس وقت ہمیں فکر پیدا ہوتی ہے جب ہم آپ ﷺ کے اس ارشاد کو بھی سنتے ہیں کہ میرے اس دنیا سے چلے جانے کے بعد کچھ عرصہ تو میرے حقیقی متبعین اس آخری کتاب پر عمل کرنے والے ہوں گے لیکن پھر قرآن کا صرف نام باقی رہ جائے گا اس پر عمل کرنے والے مشکل سے ملیں گے۔

س: حضور انور نے آنحضرت ﷺ کی کن خوش کن پیشگوئیوں کا تذکرہ فرمایا؟

ج: فرمایا! آنحضرت ﷺ کے جانفزاء اور دل کو خوش کرنے والے الفاظ نظر آتے ہیں کہ قرآن کریم کے ان الفاظ کو بھی پڑھو کہ وَآخَرِينَ ...... (یعنی) ایک دوسری قوم بھی ہے جو اس پہلو سے ملی نہیں لیکن ملے گی اور یہ سب کچھ دیکھے گی اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا وہ میرے مسیح اور مہدی کی قوم ہے۔ اس کے ذریعہ سے پھر خلافت علی منہاج النبوۃ کا اجراء ہوگا جو قیامت تک جاری رہے گی۔

س: حضرت مسیح موعود نے خلافت کے نظام کے جاری رہنے اور جماعت کی ترقیات کی خوشخبری دیتے ہوئے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: ''تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اوراس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔''

س: ایک پاکستانی جرنلسٹ سے حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! تم پاکستان میں تو ہمیں غیر مسلم کہتے ہو، اب میں تمہیں مانوں گا اگر تم صحیح انصاف پسند جرنلسٹ ہو تو اپنے اخبار میں یہ لکھو کہ مرزا مسرور احمد نے برٹش پارلیمنٹ میں آنحضرت ﷺ کی سیرت بیان کی ہے۔

س: آج دنیا کا میڈیا کیا کہنے پر مجبور ہے؟

ج: فرمایا! آج دنیا کا میڈیا یہ کہنے پر مجبور ہے کہ یہ (دین حق) جو جماعت احمدیہ پیش کر رہی ہے دنیا کو بتانے کی ضرورت ہے یہ ہر ایک کے علم میں آنا چاہئے کیونکہ یہ دنیا کے امن کی ضمانت ہے۔

س: ڈینش کارٹون اپنے اخبار میں شائع کرنے والے ایک اخبار کے مالک نے اپنے آرٹیکل میں کیا لکھا؟

ج: فرمایا! س نے اپنے اخبار میں آرٹیکل لکھا ہے کہ اب تک میں (دین) کے خلاف پریس میں بہت کچھ کہہ چکا ہوں لیکن آج مرزا مسرور احمد نے مجھے جو (دین حق) کی خوبصورت تعلیم اور آنحضرت ﷺ کا چہرہ دکھایا ہے اس کے بعد میں یہ کہتا ہوں کہ (دین حق) امن پسند مذہب ہے۔

س: بعض مسلمان لیڈروں نے حضور انور سے بعض فنکشنز میں کیا کہا؟

ج: فرمایا! انہوں نے مجھے کہا کہ آنحضرت ﷺ پر اعتراض کے بعض جوابات ہمیں نہیں آتے تھے اور ہم ٹال مٹول سے کام لیتے تھے کھل کر کچھ نہیں کہہ سکتے تھے آج تم نے یہ جواب دے کر اور ہمیں سمجھا کر ہمارے سر اونچے کر دئے ہیں۔

س: امریکہ اور کینیڈا کے اخبارات اور ٹی وی کے ذریعہ ہر طبقہ تک احمدیت کا پیغام پہنچنا کس بات کی دلیل ہے؟

ج: فرمایا! پس وہاں کے ہر طبقے تک یہ پیغام پہنچنا خلافت احمدیہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی تائیدات کی دلیل ہے۔

س: حضور انور نے کینیڈا اور امریکہ کے ٹی وی چینلز اور اخباری نمائندوں کو انٹرویو دیتے ہوئے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: حضور انور نے ٹی وی چینلز اور اخباری نمائندوں سے فرمایا کہ ''آج تم (دین حق) کے پیغام کو نہیں مانو گے تو تمہاری نسلیں ضرور اس کی آغوش میں آئیں گی۔''

س: دنیا کو خدا سے دور ہٹتا دیکھ کر آنحضرت ﷺ کی کیا کیفیت تھی؟

ج: رحمۃ للعالمین کی راتوں کی نیندیں ختم ہوگئی تھیں، دل بے چین تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فرمایا کہ کیا تو اپنے آپ کو ہلاک کر لے گا کہ یہ لوگ کیوں ایمان نہیں لاتے۔

س: سینکڑوں ہزاروں لوگ کس تلاش میں ہیں؟

ج: سینکڑوں ہزاروں لوگ ایسے ہیں جو اس بات کی تلاش میں ہیں کہ ہم (دین حق) کی حقیقی تعلیم کہاں پائیں رحمۃ للعالمین کا حقیقی اسوہ کہاں دیکھیں۔

س: برکینا فاسو کے مکرم ادریس صاحب کی اللہ تعالیٰ نے کیسے رہنمائی فرمائی؟

ج: انہوں نے ایک خواب دیکھی کہ وہ ایک ہجوم میں کھڑے ہیں اور حیرانی سے دیکھ رہے ہیں کہ اتنی زیادہ مخلوق اکٹھی ہے اسی اثناء میں دیکھا کہ اس جم غفیر کے درمیان ایک شخص نہایت سفید پگڑی سر پر باندھے کھڑا ہے ساتھ ہی ان کو آواز آئی کہ یہ مہدی ہیں اور یہ سب مہدی کے ماننے والے ہیں۔

س: فرانس کے ایک نو احمدی غفار صاحب کی والدہ کا قبول احمدیت کا واقعہ بیان کریں؟

ج: انہوں نے بتایا کہ میں نماز ادا کر رہی تھی میرے آگے ایک باریش شخص کھڑا ہے اور کچھ نہیں کہتا، یہ خواب پانچ چھ سال قبل کا ہے۔ایک سال پہلے کہتی ہیں میں اپنے بیٹے کے ساتھ جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوئی وہاں حضرت مسیح موعود کی تصویر دیکھی مجھے علم نہیں تھا کہ یہ کون ہے یہی وہ بزرگ تھے جن کو پانچ چھ سال قبل میں نے خواب میں دیکھا تھا۔ مجھے بتایا گیا کہ یہ مسیح موعود ہیں اس پر میری آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

س: MTA کے ذریعے ناروے کے غیر از جماعت دوست کے ہدایت پانے کا واقعہ بیان کریں؟

ج: ایک غیر از جماعت نے اپنے احمدی دوست کو فون کیا اور ملنے کی خواہش کی ملاقات پر انہوں نے بتایا کہ خطبہ جمعہ سن کر ہم میں ایک نمایاں تبدیلی پیدا ہوئی ہے اور ان کی دنیا ہی گویا بدل گئی ہے انہیں دعوت الامیر اور چند کتب دی گئیں اور چند دنوں کے بعد انہوں نے بیعت پر اصرار کیا ان پر واضح کیا گیا کہ احمدیت کو قبول کرنے کے بعد بڑی بڑی قربانیاں دینی پڑتی ہیں اس پر انہوں نے کہا میں محض خدا تعالیٰ کی خاطر اس صداقت کو قبول کرنا چاہتا ہوں چنانچہ انہوں نے بیعت کر لی۔

س: گیانا کے اسسٹنٹ کمشنر احمدیت میں کیسے داخل ہوئے؟

ج: فرمایا! گیانا کا ایک واقعہ ہے وہاں کے اسسٹنٹ کمشنر پولیس دس سال پہلے عیسائی تھے پھر مسلمان ہوئے کچھ سال پہلے جب ان کو احمدیت کا تعارف ہوا تو بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہو گئے بیعت کرنے کی وجہ یہ بتائی کہ قرآن کریم میں خلافت کا ذکر ہے جو کہ سوائے جماعت احمدیہ کے کہیں اور نہیں ہے۔ پس یہی سچی جماعت ہے اب ان کے پاس یہ مضبوط دلیل ہے جب مسلمانوں سے گفتگو ہو تو یہی کہتے ہیں احمدیت کا ایک خلیفہ ہے اگر تم کوئی خلیفہ پیش کر سکتے ہو تو بات ہوگی جس پر دوسرے مسلمان لاجواب ہو جاتے ہیں۔

س: مفتی بلغاریہ کے آدمیوں نے کس طرح بلغاریہ کے احمدیوں کو ان کے بنیادی مؤقف سے ہٹانے کی کوشش کی؟

ج: فرمایا! بلغاریہ میں بھی مخالفین نے مخالفت میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی ہمارے بعض احمدی احباب کو مفتی بلغاریہ کے آدمیوں نے لالچ وغیرہ دے کر جماعت سے انکار کرنے کے لئے بھی کہا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام جماعت تمام احباب نہ صرف ایمان پر قائم ہیں بلکہ پہلے سے بڑھ کر اخلاص کا نمونہ دکھا رہے ہیں۔

س: بلغاریہ کی ایک خاتون کو جب جماعت سے انکار کرنے کا کہا گیا تو اس نے کیا جواب دیا؟

ج: اس نے کہا کہ احمدیت سچی ہے اور میں اپنے خلیفہ سے مل کر آئی ہوں اور سب سے بڑھ کر خدا تعالیٰ نے مجھے تین، چار خوابیں دکھائی ہیں اور بتا دیا ہے کہ یہ جماعت سچی ہے اس لئے اسے چھوڑنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

س: الجزائر کی احمدی خاتون کی خواب بیان کریں؟

ج: کہتی ہیں کہ مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس دور سے آتے نظر آئے میں آپ کو بڑی توجہ سے دیکھ رہی ہوں لیکن میرے اردگرد کے لوگ متوجہ ہوتے ہیں لیکن وہ لوگ کوئی توجہ نہیں کرتے میں اپنے دل میں کہتی ہوں کہ یہ لوگ توجہ کیوں نہیں کرتے اس پر مجھے ایک غیر معمولی آواز سنائی دیتی ہے جو میرے دل اور کانوں کو یہ کہتے ہوئے چیرتی ہوئی گزر جاتی

ہے کہ یہ خدا کا نور ہے وہ جس کے دل میں چاہتا ہے اس کے دل میں ڈالتا ہے۔

س: عراق سے ایک دوست کس طرح نظام جماعت میں شامل ہوئے؟

ج: اپنی بیعت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ چند سال قبل کی بات ہے کہ رمضان المبارک کا آخری عشرہ تھا اور میں عراق میں مسلمانوں کے بدتر حالات کی وجہ سے بہت مغموم اور اداس تھا میں اپنے دل میں کہنے لگا کہ پھر نماز روزہ وغیرہ عبادات کا کیا فائدہ چنانچہ بڑے غم کی حالت میں ایک رات لیٹ گیا اس رات خواب میں ایک صاحب نظر آئے جو بڑے جلالی انداز میں فی البدیہہ تقریر کر رہے تھے خواب میں سمجھایا گیا کہ یہ سیدنا حضرت علیؓ ہیں چنانچہ اثنائے خطاب آپ نے ایک شعر پڑھا جو اس طرح تھا۔

ترکنا ھذہ الدنیا لوجھہ
واثرنا الجمال علی الجمال

بیدار ہونے پر میں نے اس شعر کو اس طرح لکھ دیا شعر کے علاوہ مجھے کوئی بات یاد نہیں میں اس خواب سے بہت متاثر ہوا اس دن سے اس شعر کی تلاش میں رہا کئی قسم کی کتب اور دیوان دیکھتا رہا مگر کہیں شعر کا کچھ پتہ نہیں چلا ایک عرصہ بعد اتفاقاً ٹی وی چینل سیٹ کر رہا تھا کہ اچانک ایک چینل سے اسی شعر کی آواز آئی جو حضرت (-) سے سنا تھا اسی چینل یعنی MTA میں اس قصیدہ کی آواز کے ساتھ ساتھ ایک شخص کی تصویر نظر آئی یہ بالکل وہی شخص تھا جس کو میں نے خواب میں دیکھا تھا۔

س: مراکش کے ایک نواحمدی کا قبول حق کا واقعہ بیان کریں؟

ج: وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بچپن میں ایک خواب دیکھا میں اپنی دادی اور دادا کے گھر ہوں۔ کسی نے دروازے پر دستک دی میں جلدی سے دروازے کی طرف دوڑا سب سے پہلے دروازہ کھول دوں جب میں نے دروازہ کھولا تو دیکھا کہ باہر ایک خوبصورت آدمی بڑا کوٹ پہنے ہوئے کھڑا ہے۔ جب وہ شخص اندر صحن میں داخل ہوئے تو میں نے دیکھا کہ ان کا چہرہ بہت روشن ہے اس پر میری آنکھ کھل گئی کچھ عرصہ قبل جب وہ ٹی وی دیکھ رہے تھے تو چینل گھماتے ہوئے MTA نظر آیا دلچسپی بڑھی اور ایک دن MTA پر حضرت مسیح موعود کی تصویر دیکھی تب انہیں اپنا خواب یاد آیا کہ ہمارے گھر میں بڑا کوٹ پہنے ہوئے جو شخص داخل ہوئے وہ حضرت اقدس مسیح موعود ہی تھے۔ تب انہوں نے اپنی فیملی میں سب سے پہلے بیعت کی پھر ان کے بیوی بچوں نے بھی بیعت کر لی۔

س: سوڈان سے ایک خاتون کا نظام جماعت میں شامل ہونے کا واقعہ بیان کریں۔

ج: فرمایا! سوڈان سے ایک خاتون ام محمد کہتی ہیں میں نے کافی عرصہ قبل تین خوابیں یکے بعد دیگرے دیکھی ہیں پہلی میں آسمان پر کلمہ طیبہ آگ سے لکھا ہوا دیکھا دوسری خواب میں چاندی کے رنگ میں لکھا ہوا دیکھا اور تیسری خواب میں ایک کمرہ دیکھا جس کے گرد بہت بڑی جماعت ہے اور مجھے کہا گیا اندر جاؤ تاکہ (-) تمہارے لئے دستخط کر دیں میں داخل ہوئی تو ایک شخص سفید لباس میں ملبوس ایک اونچی جگہ پر بیٹھا ہے لیکن اس کا چہرہ واضح نہیں ہے اس نے ہاتھ بڑھا کر مجھ سے ایک سفید کاغذ لیا اور اس پر احمد نام سے دستخط کر دیئے اور کاغذ مجھے دے دیا

س: حضور انور نے اللہ تعالیٰ کی صفت رب العالمین کے متعلق کیا فرمایا؟

ج: فرمایا! آج نیک فطرتوں کی رہنمائی فرما کر اللہ تعالیٰ اپنے رب العالمین ہونے کا ثبوت دے رہا ہے اور یہ ثابت کر رہا ہے کہ روحانی پرورش کے سامان بند نہیں ہوگئے...... یقیناً اس جماعت میں شامل کرتا رہے گا جو رحمۃ للعالمین کے حقیقی غلام کی جماعت ہے تاکہ دنیا کے سب پاک فطرت رحمۃ للعالمین کے رواں فیض سے بھی حصہ پاتے رہیں۔

س: حضور انور نے ہمیں کس ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی ہے؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ نے ہماری بھی ذمہ داری لگائی ہے کہ اپنے عملوں سے اور اپنی (-) سے رحمۃ للعالمین کے پیغام کو دنیا کو پہنچا کر اسے تباہی کے گڑھے میں گرنے سے بچائیں، اپنی سجدہ گاہوں کو اللہ تعالیٰ کے رحم کو جذب کرنے کا ذریعہ بنائیں۔

س: حضور انور نے غلامان مسیح موعود کو کیا ہدایات دیں؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت کے ساتھ اپنی سوچوں کو ملاؤ، اپنے عملوں کو ملاؤ، اپنی دعاؤں کو ملاؤ اور دنیا میں جلد تر رحمۃ للعالمین کا جھنڈا لہرانے میں حصہ دار بن جاؤ۔

س: حضور انور نے امریکہ اور کبابیر کے احباب کو کیا پیغام دیا؟

ج: محسن انسانیت اور رحمۃ للعالمین کا خوبصورت چہرہ اپنے ملک کے ہر فرد کو دکھانے کا عہد کریں اور (دین حق) کی خوبصورت تعلیم کو اپنے ملک کے چپے چپے میں پھیلانے کی کوشش کریں۔

س: جلسہ سالانہ جرمنی کی حاضری کیا تھی نیز اس جلسہ میں کتنے ممالک سے لوگ شامل ہوئے؟

ج: جلسہ سالانہ جرمنی کی حاضری 31317 ہے اور 57 ممالک کی نمائندگی ہوئی۔

س: امریکہ کے جلسہ کی حاضری کیا تھی؟

ج: 6500 افراد شامل ہوئے۔

س: حضور انور کے مہمانوں کے ساتھ پروگرام میں کتنے احباب شامل ہوئے؟

ج: فرمایا! مہمانوں کے ساتھ جو پروگرام تھا اس میں 1200 مہمانوں نے شرکت کی تھی۔

مکرم الحاج مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری

(الفضل 22 دسمبر 1967ء)

وقف عارضی کے دس اہم فوائد و برکات

خلافت ثالثہ کے مبارک دور کی بابرکت تحریکات میں سے ایک تحریک وقف عارضی بھی ہے جس کی طرف جماعت کے احباب نے خاصی توجہ دی ہے اور خدا کے فضل و کرم سے اب تک اس تحریک پر عمل کی وجہ سے نہایت دوررس اور بابرکت نتائج برآمد ہو چکے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے حال ہی میں اپنے ایک خطبہ جمعہ میں تحریک وقف عارضی کی افادیت کی طرف جماعت کی توجہ مبذول فرما کر احباب کو تلقین فرمائی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ توفیق دے تو سال میں سے ایک سے زیادہ مرتبہ بھی اپنے آپ کو وقف عارضی کے لئے پیش کرنا چاہئے کیونکہ ایسا کرنے سے نہ صرف انہیں جماعتی ضروریات پورا کرنے اور جماعت کی تعلیم و تربیت میں حصہ لے کر ثواب کے حصول کا موقع میسر آئے گا بلکہ اپنی ذاتی اصلاح کرنے اور خلی بالطبع ہو کر متواتر استغفار اور ذکر الٰہی کرنے کے مواقع بھی مہیا ہوں گے۔

وقف کی عظیم برکات

وقف عارضی کی تحریک پر اگر ذرا غور کیا جائے تو اس کی افادیت اور عظیم برکات روز روشن کی طرح سامنے آجاتی ہیں۔ ذیل میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے خطبات کی روشنی میں اس تحریک کے چند مفید اور اہم پہلو احباب کے سامنے رکھ کر اپیل کی جاتی ہے کہ وہ اس طرف حسب توفیق خاص اور فوری توجہ دیں اور سال بھر میں جتنی مرتبہ بھی کچھ عرصہ کے لئے اپنے آپ کو فارغ کر سکیں کر کے اس وقف کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔ اور جہاں تک ہو سکے دنیوی دھندوں اور کاموں کو حسب گنجائش پیچھے ڈال کر بھی وقف کریں اور ''میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا'' کا عملی نمونہ قائم کر کے ابدی برکات سے حصہ پائیں۔

پہلا فائدہ

وقف عارضی کا پہلا اور اہم ترین فائدہ یہ ہے کہ یہ تحریک جماعت میں ایک خاص روحانی بیداری اور دینی جوش پیدا کرنے اور احباب کو دعوت الی اللہ و تربیت اور دینی تعلیم کے حصول کا شوق اور اس کی اہمیت کا احساس دلانے کی موجب ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس لحاظ سے اس تحریک کے نتائج نہایت ہی نمایاں اور خوشکن ہیں۔ دعوت الی اللہ اور تعلیم و تربیت کے کام میں تساہل یا سستی کرنے اور کمزوری دکھانے کا مطلب یہ ہے کہ جس مقصد اور جس غرض کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت کا قیام فرمایا ہے اسے پس پشت ڈال دیا جائے اور خدانہ کرے کہ ہم سے کبھی ایسی خطرناک غلطی سرزد ہو۔ کیونکہ اس سے نہ صرف ہماری ترقی رُک جانی لازم آتی ہے بلکہ خود ہمارے جماعتی وجود اور تنظیم کے بے کار ہو جانے کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔ پس احباب جماعت کا اپنے اوقات کی قربانی کر کے اس تحریک میں حصہ لینا جماعت کے ہر طبقہ کے لئے یکساں طور پر مفید ہے اور مخلصین اور کمزور خواندہ یا ناخواندہ چھوٹے اور بڑے امیر اور غریب سب مستفید ہوں گے بیدار رہیں گے اور اپنی ذمہ داریوں سے غافل نہیں ہوں گے۔

دوسرا فائدہ

دوسرا اہم فائدہ تحریک وقف عارضی کا یہ ہے کہ اس میں شامل ہونے والے واقفین احباب کو اپنی ذاتی کمزوریوں اور کوتاہیوں کی اصلاح کا موقع ملتا ہے۔ مثلاً جس شخص کو یہ علم ہوگا کہ بطور معلم وقف عارضی فلاں فلاں علاقہ میں پہنچ کر وہاں کے احمدیوں کو ان کی کمزوریوں، کوتاہیوں اور سستیوں کے ترک کرنے کی تلقین اور وعظ کرنے کا اہم کام اس کے سپرد کیا گیا ہے اور اس نے وہاں کے احمدی احباب کا مکمل جائزہ لے کر یہ دیکھنا ہے کہ کون کون ان میں سے باجماعت بیوت الذکر میں باقاعدہ آنے میں سُست ہے۔ کون چندہ باقاعدہ ادا نہیں کرتا۔ کون جھوٹ یا کسی قسم کی بددیانتی یا بدخلقی کا مرتکب ہوتا ہے۔ کون تلاوت قرآن، تہجد اور دعائیں اور استغفار اور ذکر الٰہی کرنے کی طرف کما حقہ، متوجہ نہیں ہے اور کون باوجود احمدی ہونے کے محض دنیا کا کیڑا بنا ہوا ہے اور اسے دینی امور سے کما حقہ دلچسپی نہیں ہے یا کم ہے اور کون مرکز میں آکر خلیفہ وقت کے فیوض اور برکات اور علوم روحانیہ لدنیہ سے بہرہ ور نہیں ہوتا اور خلافت سے ذاتی تعلق محبت رکھنے کی کوشش نہیں کرتا تو ایسے واقف وقف عارضی کو سب سے پہلے خود اپنا پوری طرح جائزہ لے کر اور اپنے اعمال اور کردار کا محاسبہ کر کے اس قسم کی تمام کمزوریوں کو اپنے آپ سے دور کرنے کی طرف توجہ ہوگی پس اس طرح سب سے پہلے وہ خود اپنی اصلاح کرے گا تاکہ وہ اپنے مخاطبین اور

زیرتربیت وتعلیم احباب کے لئے ایک مثالی احمدی بن کر دکھا سکے اوراس کا ہر کام ہر فعل اور ہر حرکت ان کے لئے نہایت اعلیٰ اور قابل تقلید نمونہ ہوتا کہ اس طرح ایک تو اس کے وقف عارضی کا کوئی ٹھوس اور معقول نتیجہ برآمد ہو سکے اوراس سے کوئی روحانی فائدہ حاصل ہو سکے۔ اور دوسرے اس لئے بھی کرنا اس حلقہ میں اس کے خلاف کوئی شخص تنقید یا نکتہ چینی کر کے اس کی مخلصانہ کوششوں کو ناکام نہ بنا سکے اور اسے اس لحاظ سے کہیں پر شرمندہ نہ ہونا پڑے۔

پس وقف عارضی کا ایک بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس میں شمولیت سے انسان کو اپنے نفس کا محاسبہ اوراس کی اصلاح کا اور روحانیت میں ترقی کرنے کا ایسا اچھا موقع میسر آنا ہے کہ عام حالات میں ویسا موقع عموماً نہیں مل سکتا۔ پس وقف عارضی کا یہی ایک پہلو اس قدر افادیت اور برکت کا حامل ہے کہ اگر اس کے دیگر مفید پہلوؤں کا ذکر نہ بھی کیا جائے تو یہی پہلو ایک بیدار عقل اور ہوش مند انسان کی تسلی اور اسے اس میں شمولیت پر آمادہ کرنے کے لئے بہت کافی ہے۔

تیسرا فائدہ

تیسرا اہم فائدہ تحریک وقف عارضی کا یہ ہے کہ اس پر کما حقہ عمل پیرا ہونے سے جماعت میں دینی تعلیم خصوصاً نماز اور قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ و باتفسیر پڑھنے اور پڑھانے کا خاص شوق و شغف نہ صرف پیدا ہوگا بلکہ دن بدن بڑھتا جائے گا نیز اس کی ضرورت واہمیت کا احساس اور خاص ولولہ جماعت کے دلوں میں زندہ رہے گا۔ اور ظاہر ہے کہ جب جماعت کا ہر طبقہ علیٰ حسب مراتب دینی امور سے واقف اور نماز اور قرآن کریم کے ترجمہ ومعانی اور شریعت کے اوامر ونواہی سے آشنا ہوگا تو اس کے نتیجہ میں یقینی طور پر احباب جماعت میں ایمان کی پختگی اور نیکی اور تقویٰ وطہارت میں زیادتی ہوگی اور دین حق کی خاطر قربانی کرنے کی روح ترقی کرے گی اور قرآن کریم کی تعلیم اور احکامات پر غور وفکر کرنے اور سوچ سمجھ کر عمل کرنے کی عادت پڑے گی۔

کون نہیں جانتا کہ دین حق ناخواندگی اور جہالت کا دشمن ہو اور قرآن کریم اور احادیث میں علم سیکھنے اور خصوصاً دینی امور سے واقفیت حاصل کرنا ہر مومن کے لئے ضروری قرار دیا گیا ہے۔ آنحضرت ﷺ اپنی امت کے لئے خواندگی اور حصول علم کو اس قدر ضروری خیال فرماتے تھے کہ جنگ بدر کے بعض قیدیوں سے روپیہ کی صورت میں تاوان وصول کرنے کی بجائے ان سے صرف یہ شرط کی گئی تھی کہ وہ مدینہ کے بعض نوجوانوں کو عربی لکھنا پڑھنا سکھا کر خواندہ بنا دیں تو پھر وہ آزاد ہیں۔ چنانچہ ان کے ایسا کرنے کے بعد انہیں آزاد کر کے مکہ واپس جانے کی اجازت دے دی گئی تھی۔

پس تحریک وقف عارضی جماعت میں قرآن کریم پڑھنے سمجھنے اور دیگر دینی تعلیم کو عام کرنے کا موجب اور حسب ضرورت مختلف جماعتوں میں تعلیم القرآن کی کمی کو دور کرنے کا نہایت مؤثر نہایت کارگر اور آسان اور ارزاں ذریعہ ہے یا خود وقف کرنے والے احباب کی اپنی دینی تعلیم و معلومات اور ان کے اپنے قرآنی علم و معرفت کی زیادتی کا نہایت اچھا طریق ہے کیونکہ دوسروں کو تعلیم دینے سے بہرحال اپنی علمی قابلیت بڑھتی اور ترقی کرتی ہے اور ایک معلم کو خواہ وہ ابتدائی تعلیم دینے والا ہی کیوں نہ ہو بہرحال حسب ضرورت مطالعہ اور محنت کر کے دوسروں کو تعلیم دینے کے قابل بنانا پڑتا ہے مثلاً اگر ایک معلم کو خود سورۃ فاتحہ کا ترجمہ صحیح طور پر نہیں آتا تو وہ دوسروں کی پڑھانے سے پہلے ضرور اپنے ترجمہ کی تصحیح کرے گا۔ پس اس تحریک میں شمولیت سے جماعت کے ناخواندہ اور دین سے بے بہرہ بچوں جوانوں اور بڑوں کی تعلیم کا مفت میں انتظام ہو جاتا ہے اور واقفین کے علم و تجربہ اور ایمان و اخلاص اور تقویٰ میں بھی زیادتی ہوتی ہے نیز دنیا میں قرآن کریم کی تعلیم و اشاعت کا کام جو کہ ہماری جماعت کے قیام کا اصل مقصد ہے زیادہ تیزی اور کامیابی سے ہونے لگے گا بلکہ خدا کے فضل وکرم سے ایک حد تک اب بھی اس تحریک کی بدولت ہو رہا ہے اور بعض جماعتوں میں نہایت خوشکن نتائج پیدا ہو رہے ہیں۔

چوتھا فائدہ

چوتھا فائدہ تحریک وقف عارضی کا طوعی طور پر خود اپنے ہاتھ سے اپنا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر کے ابدی ثواب و برکات حاصل کرنا اور اپنے نفس کو اس کا عادی بنانا ہے کیونکہ اس میں شمولیت سے جماعتی مفاد اور دوسروں کی بہبودی کی خاطر محض للہ و فی اللہ اپنا مال خود خرچ کرنا پڑتا ہے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا احساس اور تجربہ بھی ہوتا ہے کیونکہ جب انسان ایک واقف کے طور پر چند دنوں کے لئے دنیا سے منہ موڑ کر اور قطعی طور پر ہٹ کر اور اپنا ہر قسم کا کاروبار اور اہل وعیال اور دیگر سب ذاتی ذمہ داریاں چھوڑ چھاڑ کر محض دین کی خاطر امام وقت کے حکم کے جہاد کبیر یعنی قرآن کریم کی روحانی تلوار کے ساتھ دنیا میں جہاد کرنے کے لئے گھر سے نکل کھڑا ہوتا ہے تو گویا عملاً وہ اپنے نفس کو اس امر کے لئے تیار کرتا ہے کہ اگر کسی وقت خدا اور اس کے دین کے لئے مستقل طور پر اپنی ساری زندگی بھی وقف کرنی ضروری ہو جائے اور سب دنیوی کاروبار چھوڑنا پڑے تو وہ برضا ورغبت ایسا کر سکے اور اس موقع کے لئے اسے پہلے سے تجربہ اور ٹریننگ وغیرہ ہو جائے گویا مجاہدات کے اس میدان میں وہ خود اپنی مرضی سے طوعی طور پر محض حصول برکت و ثواب کے لئے کودتا ہے اور سفر کی تمام مشقات اور سفر خرچ اور اپنے کھانے پینے کے اخراجات بھی اپنی جیب سے خود برداشت کرتا ہے بلکہ اپنا کھانا وغیرہ روزانہ تیار کرنے کا کام بھی وہ اپنے ہاتھ سے کرتا ہے اور ظاہر ہے کہ اس طرح ان شرائط کے ساتھ وقف نبھانا خواہ دو ہفتہ کے لئے ہی کیوں نہ ہو یقیناً ایک واقف کی آئندہ زندگی میں ایک عجیب روحانی انقلاب پیدا کر دیتا ہے بشرطیکہ وہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی طرف سے عائد کردہ تمام شرائط اور ہدایات پر وقف کے دوران پوری طرح عمل پیرا رہے۔

پانچواں فائدہ

پانچواں اہم فائدہ وقف عارضی کا یہ ہے کہ اس سے ایک واقف زندگی وقف کے چند دنوں یا چند ہفتوں کے اندر اپنے آپ کو خود اپنے ہاتھ سے کام کرنے کا عادی بنا لیتا ہے اور اس سلسلہ میں اُسے اگر کوئی حجاب ہوتا ہے یا اس کے نفس میں اگر کوئی مادہ کِبر اور اپنی بڑائی کا ہوتا ہے تو وہ بالکل بھسم ہو جاتا ہے اور اپنے اور دوسروں کے کام خود اپنے ہاتھ سے کر لینے سے اپنے آپ کو بالا سمجھنے کا خیال جو کسی قدر اس کے دل میں گھر کئے ہوئے ہوتا ہے وہ یکسر دور ہو جاتا ہے کیونکہ وہ خلوص نیت سے محض دوسروں کی خدمت اور سروس کے لئے گھر سے نکلتا ہے اور اپنا کھانا وغیرہ خود تیار کرنے کے علاوہ اسے حتی الوسع دوسرے قابل امداد اور محتاج انسانوں کی مدد اور خدمت کرنا کا کام بھی کرنا ہوتا ہے۔

اس کے علاوہ اس وقف کے دوران اسے مساوات اور امیر و غریب میں دینی لحاظ سے برابری اور باہمی اخوت و ہمدردی اور یکسانیت کا نہ صرف پورا پورا احساس ہو جاتا ہے بلکہ وہ اس کا عملی مظاہرہ کر کے دکھاتا ہے۔ چنانچہ اب تک بارہا ایسا ہو چکا ہے کہ ایسے مخیّر اور صاحب حیثیت مخلص اکابر جماعت بھی وقف عارضی کے ماتحت بعض دور دور کے زیرتربیت علاقوں اور جماعتوں میں کام کرنے کے لئے بھیجے گئے ہیں جو کہ اپنی حیثیت کے مطابق اپنے خرچ پر اپنے ساتھ اپنے نوکروں اور باورچیوں کو بھی اپنی خدمت کے لئے لے جا سکتے تھے۔ مگر وہ خدا کے پیارے خلیفہ اپنے محسن آقا کے ارشاد کے ماتحت خود اکیلے ہی گئے اور اپنا کھانا وغیرہ پکانے کا کام اور دیگر ذاتی امور بھی سب خود اپنے ہاتھوں سے ہی کرتے رہے اور نہایت مفید اور ٹھوس اصلاحی کام مختلف جماعتوں میں انجام دے کر نہایت کامیابی سے واپس لوٹے۔

چھٹا فائدہ

چھٹا فائدہ اس بابرکت تحریک کا یہ ہے کہ اس میں حصہ لینے والے احباب کو خلیفہ وقت کی مقدس ہستی سے ذاتی تعارف اور ذاتی تعلق پیدا کرنے اور بڑھانے اور حضور کی خاص دعاؤں اور توجہ سے مستفید ہونے کے مواقع میسر آتے ہیں۔ اور ایسے واقفین حضور پُرنور سے براہ راست ہدایات اور تربیت و نصائح حاصل کرتے اور خاص پدرانہ شفقت سے نوازے جاتے ہیں۔ کیونکہ حضور وقف عارضی کے ہر گروپ کو ملاقات کا شرف عطا فرماتے اور بذات خود خاص ہدایت و نصائح سے مشرف کر کے اپنی دعاؤں کے ساتھ انہیں رخصت فرماتے ہیں اور واپسی پر بھی خود دلچسپی سے ان سے حالات سنتے اور قابل اصلاح امور کی اصلاح فرماتے ہیں۔ گویا اس طرح حضور کی پاک صحبت اور دعاؤں سے فائدہ اٹھانے اور براہ راست تربیت حاصل کرنے سے ان کے دلوں میں خلافت حقہ احمدیہ کی اہمیت و وقار اور بلند مقام کا احساس اور خلافت سے محبت وعقیدت بڑھتی ہے۔

ساتواں فائدہ

ساتواں فائدہ اس تحریک کا یہ ہے کہ اس سے جماعتی بجٹ میں بوجھ ڈالے بغیر اور باتنخواہ مستقل مربیوں اور معلمین وقف جدید پر کام کی مزید ذمہ داری ڈالنے کے بغیر محض اقتصادی اور آنریری طور پر جماعت کی ایک اہم ذمہ داری اور ضرورت ایسے طور پر پوری ہو جاتی ہے کہ سلسلہ کا مال اور چندہ وغیرہ اس پر صرف کرنے کی بجائے دیگر ضرورتوں کے لئے بچ جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ سردست جماعت کے پاس اتنی تعداد میں مربی اور معلم صاحبان موجود نہیں ہیں کہ وہ اکیلئے ہی ایسے سب کام پوری طرح تسلی بخش طور پر انجام دے سکیں۔ پس تاوقتیکہ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو اتنی مالی اور رجالی وسعت عطا فرمائے کہ ہزاروں کی تعداد میں باقاعدہ مربی اور معلم اور امام وغیرہ مقرر کئے جا سکیں سردست اس کمی کا مؤثر اور مفید ترین علاج جماعت کے احباب کا آنریری طور پر اپنے آپ کو خدمت دین کے لئے پیش کرنا اور وقف عارضی میں شمولیت ہے۔ احباب جماعت کو چاہئے کہ اس تحریک میں جلد جلد حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کریں اور اسے اپنے لئے غنیمت سمجھیں۔

اس کے علاوہ وقف عارضی ایک لحاظ سے جماعت کی مالی حالت کی بہتری کا بھی موجب ہوتی ہے کیونکہ واقفین وقف عارضی کے فرائض میں یہ بھی داخل ہے کہ وہ جہاں جہاں مقرر کئے جائیں افراد جماعت کو اور خاص طور پر سُست گاموں کو جماعتی چندوں اور دیگر مالی تحریکوں میں شمولیت اور اپنے وعدوں کی بروقت ادائیگی کی مؤثر طور پر تاکید وتلقین کریں۔

آٹھواں فائدہ

آٹھواں فائدہ اس تحریک کا یہ ہے کہ اس میں

شمولیت سے انسان کو اپنی بعض سابقہ خطاؤں اور کمزوریوں کے کفارے یا بدلے کے طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی ایک ادنیٰ قربانی یعنی محض اس کی خاطر اس کی راہ میں جہاد بالقرآن کر کے اس کی عظیم صفت غفار کو جوش میں لانے اور اس کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کا خاص موقع میسر آجاتا ہے۔ نیز صوفیا اور اولیاء کی اصلاح کے مطابق انسان کو اپنی زندگی کا ایک حصہ بطور زکوٰۃ زندگی پیش کرنے کی توفیق ملتی ہے یعنی جس طرح ایک مرد مومن پر یہ واجب ہے کہ وہ اپنے اموال جائیداد مویشی، پیداوار، تجارت اور زیورات وغیرہ پر ایک مقررہ حصہ اس میں سے خدا کے حضور بطور زکوٰۃ پیش کر کے وہ اپنی ممتلکات اور اموال و پیداوار وغیرہ کو پاک و مزکی کرے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ عمر اور زندگی کو گناہوں سے پاک و مطہر کرنے اور مفید بنانے کے لئے اس کا کچھ نہ کچھ حصہ بطور زکوٰۃ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرنا بھی ضروری ہے۔ کیونکہ اگر ایک انسان نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ ایک باصحت جسم کو اور اپنی عمر کے تمام سال اور تمام رات دن محض دنیا کمانے اور دنیا کی نعمتوں سے لطف اندوز ہونے میں ہی گزار دیئے اور کبھی بھی وہ خدا کے دین کی خاطر گھر سے دور کسی جہاد کے لئے نہ نکل سکا تو پھر اس کی زندگی میں اور ایک بے خدا دنیا دار انسان کی زندگی میں کوئی مابہ الامتیاز نہیں رہ جاتا۔ پس ہر مومن کا فرض ہے کہ اپنی زندگی میں کسی نہ کسی وقت ضرور عملی طور پر ایک مجاہد فی سبیل اللہ اور مہاجر فی سبیل اللہ بن کر نبیوں ولیوں اور مجاہدین فی سبیل اللہ کی طرح تن تنہا گھر سے نکل کر دعوت الی اللہ اور خدمت خلق کرنے کے مزہ اور لذت سے بھی کبھی لطف اندوز ہو۔ اس طرح اُسے اپنی جماعت کے باقاعدہ مربی صاحبان کے کام کی اہمیت کا اور ان کی ان مشکلات اور تکالیف و مشقات کا بھی احساس اور اندازہ ہوگا جو اس سلسلہ میں انہیں برداشت کرنی پڑتی اور وقتاً فوقتاً پیش آتی رہتی ہیں۔

نواں فائدہ

نواں فائدہ تحریک وقف عارضی کا یہ ہے کہ اس میں شمولیت کے نتیجہ میں جماعت کے افراد میں باہمی اخوت اور اتحاد و تعاون اور ہمدردی کا جذبہ ترقی کرتا ہے اور نفاق و افتراق، باہمی اختلافات و جھگڑے اور شکر رنجیاں وغیرہ دور ہوتی ہیں کیونکہ وقف جدید کے ماتحت اپنے ایام وقف کرنے والے احباب کی ذمہ داریوں اور کاموں میں یہ بھی شامل ہے کہ وہ جہاں بھی کام کرنے کے لئے بھیجے جائیں۔ جماعت کے افراد میں اتحاد، محبت و ہمدردی اور حقیقی دینی اخوت پیدا کرنے کی کوشش کریں اور ’’اگر کسی جگہ دو احمدی بھائیوں میں کوئی شکر رنجی یا ناراضگی ہو تو محبت و پیار اور حکمت سے اسے دور فرمائیں‘‘۔ پس یہ بھی ایک نہایت اہم فائدہ ہے وقف عارضی کی تحریک کا جو واقفین احباب کے زیر نظر رہنا چاہئے تاکہ جماعتیں باہمی اتحاد و اتفاق اور اخوت میں ترقی کرتی جائیں۔

دسواں فائدہ

دسواں اہم اور جماعتی فائدہ واقف عارضی کا یہ ہے کہ اس میں شامل ہونے والے مخلصین کے نمونہ و مجاہدات اور ان کی نیک مساعی اور بے لوث خدمات کو دیکھ کر غیر از جماعت لوگوں کا سنجیدہ طبقہ یقیناً احمدیت کے متعلق نیک اور اچھا اثر لیتا ہے اور ہماری جماعت کے متعلق جو مختلف قسم کی بدظنیاں یا غلط فہمیاں ان میں پھیلی ہوئی ہیں وہ دور ہوتی ہیں اور انہیں احمدیت کی تعلیم پر سنجیدگی سے غور کرنے کی طرف رغبت پیدا ہوتی ہے کیونکہ کسی انسان کا نیک عمل نیک نمونہ اور نیک نیتی سے دوسروں کو دینی تعلیم و تربیت اور اشاعت قرآن حکیم کی خاطر بلا کسی معاوضہ کے تکالیف اور مشکلات برداشت کرنا اور خلق خدا کی بے لوث خدمت کرنا انصاف پسند لوگوں پر نیک اثر کے بغیر نہیں رہ سکتا۔

پس یہ دس اہم ترین اور خاص فوائد و برکات ہیں جو تحریک وقف عارضی میں شمولیت کے نتیجہ میں جماعتی اور انفرادی طور پر حاصل ہوتے ہیں جنہیں وضاحت اور تفصیل سے احباب کے سامنے پیش کردیا گیا ہے۔ تلک عشرۃ کاملہ۔ احباب جماعت سے امید کی جاتی ہے کہ وہ اپنے پیارے آقا و امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آگے آئیں گے اور نہ صرف خود اس بابرکت تحریک میں شامل ہوں گے بلکہ دوسرے بھائیوں اور بہنوں کو بھی شمولیت کی تلقین کرتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضا کی راہوں پر چلنے اور دین کی خدمت کی توفیق عطا کرے۔ آمین

خدا کا فضل ہے

25 مارچ 1908ء کی صبح حاجی الٰہی بخش صاحب گجراتی حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر تھے انہوں نے عرض کی کہ مجھے قبل از بیعت پندرہ سال کی عادت افیون اور حقہ نوشی کی تھی۔ بیعت کے بعد میں شرمندہ ہوا کہ اب تک مجھ میں ایسی عادتیں پائی جاتی ہیں۔ تب میں جنگل میں جا کر خدا کے آگے رویا اور میں نے دعا کی اور پھر یکدفعہ دونوں چیزوں کو چھوڑ دیا نہ مجھ کو کوئی تکلیف ہوئی اور نہ کوئی بیماری وارد ہوئی۔ حضور نے فرمایا یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔

(بدر۔ 2/ اپریل 1908ء ص 4)

مکرم یاسر حیات صاحب

ڈپریشن علامات، وجوہات اور علاج

ڈپریشن ایک کیفیت کا نام ہے جو عموماً ناامیدی اور پریشانیوں کے تسلسل سے جنم لیتی ہے۔ اکثر لوگوں کو اپنی زندگی میں کبھی نہ کبھی ڈپریشن ہوتا ہے لیکن جب آدمی حقیقی اور غیر حقیقی باتوں، واقعات، افکار اور خیالات میں تفریق نہ کر پائے۔ تو یہ ایک مرض کی صورت اختیار کرلیتا ہے جسے سائنسی زبان میں کلینیکل ڈپریشن کہتے ہیں۔

ڈپریشن کی بہت سی وجوہات اور اسباب ہو سکتے ہیں۔ اس کی بروقت تشخیص ضروری ہے ورنہ یہ کئی پیچیدگیوں اور بیماریوں کا باعث بن سکتا ہے۔ CLINICAL یا حقیقی ڈپریشن کی بے شمار علامات ہیں۔ مگر مندرجہ ذیل چند علامات میں سے کوئی ایک یا ایک سے زیادہ علامت، ہر ڈپریشن کے مریض میں پائی جاتی ہے۔

☆ ہر وقت نقاہت اور کمزوری محسوس کرنا۔

☆ بے چینی، سستی، کاہلی کا تسلسل...... خصوصاً روز صبح اٹھنے کے بعد۔

☆ دوستوں، عزیزوں اور گھر کے افراد سے لاتعلقی...... اکثر اوقات تنہا رہنے کی عادت۔

☆ کسی کام پر بھرپور توجہ نہ کر پانا، اور روزمرہ امور زندگی میں عدم دلچسپی۔

☆ قوت فیصلہ میں نمایاں کمی۔

☆ عدم برداشت یا بے وجہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑنا جھگڑنا۔

☆ بے خوابی یا نیند کا غلبہ نیز بے ربط نیند جو مریض کے کنٹرول میں نہیں رہتی۔

☆ ایک ماہ یا اس سے بھی قلیل عرصے میں وزن میں نمایاں کمی یا زیادتی۔

☆ بھوک کا بڑھنا اور کم ہونا...... ایک ہی دن میں بھی بعض اوقات مریض بہت کمزوری محسوس کرے گا اور کچھ گھنٹوں بعد کھانے کے لئے دل نہیں کرے گا۔

خواتین کے اس بیماری سے متاثر ہونے کے امکانات مردوں کے مقابلے میں زیادہ ہیں۔ زیادہ تر 18 سے 30 سال کے نوجوان اس بیماری کا شکار ہوتے ہیں۔

کلینیکل ڈپریشن کے مریض میں خودکشی کا رجحان بڑھ جاتا ہے۔ دنیا میں ہونے والی خودکشیوں میں تقریباً نصف ڈپریشن کے مرض میں مبتلا ہوتے ہیں۔

منشیات استعمال کرنے والے نوجوانوں میں اس بیماری سے متاثر ہونے کے امکانات عام آدمی کے مقابلے میں زیادہ ہوتے ہیں 20 سے 30 فیصد۔

ماہرین نفسیات کے نزدیک ڈپریشن کی ایک بڑی وجہ انسان کا اپنے ماضی پر پچھتاوا اور ہر ناکامی کے لئے خود کو کوسنا ہے۔ نتیجتاً انسان ہر واقعہ اور بات کو منفی رنگ میں دیکھتا اور پرکھتا ہے۔ ہر بات میں سازش کا پہلو نمایاں ہوتا ہے اور مریض کو یہ لگتا ہے کہ ہر کوئی اس کا نقصان کرنے میں مصروف ہے بچپن میں ہونے والے ناخوشگوار واقعات مثلاً ماں باپ، بھائی بہنوں یا عزیز دوستوں کا متعصّبانہ رویہ، کسی قریبی کی وفات، یا کوئی ایکسیڈنٹ، بم دھماکہ وغیرہ ہوتا دیکھ لینا یا اپنے ساتھ کوئی ایسا واقعہ رونما ہو جانا جس میں ذہنی یا جسمانی تشدد شامل ہو...... جوانی میں ڈپریشن کا باعث بنتے ہیں۔

ماہرین حیاتیات کے نزدیک یہ ایک موروثی بیماری ہے جو والدین سے اولاد میں منتقل ہوسکتی ہے۔

علاج

صلاح و مشورہ و ترغیب دلانا اس کا سب سے بہترین علاج ہے۔ یعنی ماں باپ، بھائی بہن یا کوئی گھر کا فرد، متاثرہ فرد کو وقت دے، اس سے بات چیت کرے، اپنائیت کا احساس دلائے اور اس کے ہر مسئلے کو اپنا مسئلہ سمجھے۔ مریض سے اس کے خیالات پوچھیں جائیں، ان کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ بہتر مستقبل کی امید دلانے سے یقینی اور واضح فرق پڑتا ہے اور مریضوں کا آپ پر اور خود پر اعتماد بڑھتا ہے۔

ڈپریشن مانع ادویات کا استعمال بھی انتہائی حالات میں ناگزیر ہو جاتا ہے۔ یہ ادویات خیالات اور سوچوں کو کنٹرول میں لانے کا کام دیتی ہیں۔ اور یوں مریض غیر حقیقی سے حقیقی زندگی میں لوٹ آتا ہے۔

چاہے کیسے بھی ہو مریض کی کسی کھیل یا ورزشی پروگرام میں شرکت لازمی بنائی جائے۔ اس سے انسان خود کو ہلکا محسوس کرتا ہے سوچوں کی شدت میں کسی حد تک کمی ہوتی ہے۔

کلینیکل ڈپریشن میں انسان کو اس کا اندر ملامت کرتا ہے اور چین نہیں لینے دیتا۔ جس کی ایک یقینی وجہ اللہ تعالیٰ سے دوری بھی ہوتی ہے۔ دن میں پانچ وقت نماز پڑھنے اور ذکر الٰہی سے یقیناً مرض کی شدت میں نمایاں کمی اور تعلق باللہ کے نتیجے میں مرض کا خاتمہ ہوتا ہے۔ نفس اور روح کا معاملہ براہ راست خدا تعالیٰ سے ہے اور خدا سے تعلق کے بغیر اس مرض کا دائمی حل ناممکن ہے۔

مکرم منور احمد تنویر صاحب

میری والدہ محترمہ ناصرہ طاہرہ صاحبہ کی یاد میں

خاکسار کی پیاری والدہ محترمہ ناصرہ طاہرہ صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب مرحوم (ر) ریلوے انسپکٹر بقضائے الٰہی مورخہ 7 جنوری 2013ء کو ربوہ میں مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہوگئیں۔

آپ کی پیدائش مکرم پیر شیر عالم صاحب (B.A.B.T ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر) کے ہاں مورخہ 28مئی 1928ء کو گولیکی ضلع گجرات میں ہوئی۔ آپ کا گھریلو ماحول مذہبی علوم اور تحقیق کے حوالہ سے گاؤں میں ایک ممتاز حیثیت رکھتا تھا۔ آپ نے مذہبی تعلیم کے ساتھ ساتھ دنیاوی تعلیم بھی گھر پر ہی آٹھویں جماعت تک حاصل کی۔ آپ کی دو بہنیں اور تین بھائی تھے۔ آپ کے تینوں بھائیوں نے دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ اعلیٰ دنیاوی تعلیم بھی حاصل کی۔ محترم پیر شیر عالم صاحب نے اپنی اولاد کو احمدیت کی روشنی میں ہی زندگی کا سفر طے کرنے کا سلیقہ سکھایا۔ آپ کی اسی تربیت کا نتیجہ تھا کہ خاکسار کے ایک ماموں مکرم پیر سلطان عالم صاحب نے سرکاری ملازمت کو خیرباد کہہ کر زندگی وقف کردی۔ 1947ء کے فسادات میں آپ قادیان میں شہید ہوگئے۔ آپ کے ایک اور بڑے بھائی مکرم پیر محمد عالم صاحب (دفتر پرائیویٹ سیکرٹری، لنڈن) کو بھی کم و بیش 19 برس تک دو خلفائے سلسلہ کے ادوار میں خدمت کی توفیق ملی۔ والدہ صاحبہ کے ایک بھتیجے مکرم کرنل (ر) نعیم احمد جاوید صاحب کو اس وقت بطور امیر ضلع گجرات کے خدمت کی توفیق مل رہی ہے اور ایک بھانجے مکرم کرنل (ر) نعیم احمد صدیقی بطور نائب امیر جماعت احمدیہ لاہور خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

والدہ محترمہ کی شادی اپنے حقیقی ماموں حضرت چوہدری محمد حسین صاحب سٹیشن ماسٹر (رفیق حضرت مسیح موعود) کے بڑے بیٹے مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب سے 1946ء میں ہوئی۔ اباجان کی والدہ حضرت خدیجہ بیگم صاحبہ اہلیہ حضرت چوہدری محمد حسین صاحب کو بھی رفیقہ حضرت مسیح موعود ہونے کا شرف حاصل تھا۔ اس لحاظ سے اباجان کا گھرانہ بھی بفضل اللہ تعالیٰ بہت مذہبی تھا۔

اباجان محکمہ ریلوے میں انسپکٹر کے عہدہ پر فائز تھے لہٰذا دوران ملازمت مختلف سٹیشنز پر آپ تعینات رہے۔ والدہ صاحبہ بھی ہر جگہ آپ کے ساتھ ہی رہیں۔ میں نے اپنی پوری زندگی کے سفر میں جو دیکھا وہ یہی تھا کہ والدہ صاحبہ اباجان کا بے حد احترام کرتیں اور ہم نے اپنے بچپن سے کبھی آپ کو اباجان کے ساتھ کسی بھی بات پر الجھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ اباجان بہت تیز گرم چائے پینے کے عادی تھے لہٰذا والدہ صاحبہ کو کئی دفعہ ان کے لئے چائے گرم کرنا پڑتی مگر مجال ہے کہ کبھی ماتھے پر شکن بھی آئی ہو۔ پھر اباجان کے محکمہ کے حوالے سے اچانک ہی مہمان آجاتے تو ان کے لئے بھی جیسے اباجان کہتے اس کے مطابق ہی اشیاء تیار کر کے بھجواتیں اور یہ سارے کام لکڑیوں کی آگ پر ہی کرتی تھیں۔ باوجودیکہ ہمیں سرکاری رہائش گاہ بھی ملی ہوتی تھی اور اس کے ساتھ 4 سرونٹ کوارٹرز ہوتے جن میں ملازمین مع اہل و عیال مقیم ہوتے مگر والدہ صاحبہ نے کبھی بھی کسی کو اپنے گھر کے کاموں کے لئے تکلیف دینا گوارا نہ کیا۔ یہ دراصل آپ کی والدہ کی تربیت کا ہی نتیجہ تھا کہ اپنے تمام کام خود کرنا پسند کرتیں اور پھر انہی اصولوں پر والدہ صاحبہ نے ہم بہن بھائیوں کی بھی تربیت کی۔ کبھی کسی ملازم کو بے ادبی کے دائرہ سے باہر نکل کر نہ بلاتیں اور نہ ہی ہمیں ہرگز اس کی اجازت تھی۔ بلکہ بار بار یہی نصیحت کرتیں کہ یہ بھی ہماری ہی طرح کے انسان ہیں۔ اور ان کی بھی عزت نفس ہرگز مجروح نہیں ہوئی چاہئے۔ والدہ صاحبہ کی اسی تربیت کا نتیجہ ہے کہ ہم اپنے ذاتی کام خود ہی کرنے کے نہ صرف عادی ہیں بلکہ شوق سے کرتے ہیں۔

موسموں کی شدت ہماری والدہ کے کبھی آڑے نہیں آئی اور تمام دن بچوں کی دیکھ بھال، خاوند کے فرائض اور گھر کے دیگر تمام اپنے وقت مقررہ پر نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیتیں اور کبھی بھی لفظ تھکن کا استعمال نہ کیا۔ بعض اوقات اباجان نے اپنی ملازمت سے رات دیر گئے واپس آنا، مگر والدہ صاحبہ نے اسی وقت اٹھ کر تازہ روٹی پکا کر دینی۔ کبھی اباجان نے علی الصبح دورے پر جانا ہوتا تو والدہ صاحبہ نے وقت سے پہلے ہی ان کے لئے ناشتہ تیار کر دینا۔ اباجان ملازمت کے سلسلہ میں جہاں بھی تعینات ہوئے تو فوراً وہاں کے احمدی احباب کا معلوم کرتے، بیت الذکر جاتے اور ہمیں بھی اپنے ساتھ لے کر جاتے۔

والدہ صاحبہ پردہ کی بہت پابند تھیں۔ آخری وقت تک برقعہ پہننا ترک نہیں کیا۔ ہماری نانی جان کے پردے کا یہ عالم تھا کہ 91 سال کی عمر میں بھی شٹل کاک برقعہ پہنتی تھیں۔ اباجان مرحوم کو زندگی کے آخری چند سالوں میں سانس کی تکلیف ہوگئی اور کھانا نگلنے میں مشکل پیش آنے لگی تو والدہ صاحبہ نے دوپہر اور رات دونوں وقت ان کے لئے شوربہ یا پتلی دال بنانی اور آٹے میں میٹھا سوڈا ڈال کر روٹی پکانی تا کہ وہ آسانی سے کھا سکیں۔ ہم بہن بھائیوں کے لئے والدہ صاحبہ نے الگ سالن بنانا۔

1974ء میں بڑے بھائی لنڈن چلے گئے۔ باجی بیاہ کر اپنے سسرال چلی گئیں۔ تو والد صاحب اور والدہ صاحبہ کے پاس میں ہی ہوتا۔ پھر 1987ء میں اباجان کی وفات ہوگئی۔ تو میرا اور والدہ کا سفر شروع ہوگیا۔ آپ نے بچپن سے ہی ہم بہن بھائیوں کی دینی تعلیم کا بھی خاص خیال رکھا۔ جونہی ذرا ہوش سنبھالا تو پہلے قاعدہ یسرنا القرآن پڑھایا اور پھر قرآن مجید ناظرہ اور پھر باترجمہ۔ نمازوں کی بروقت ادائیگی کا ہمیشہ یاد کرواتیں اور مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جب تک ہم صبح تلاوت قرآن مجید نہیں کر لیتے تھے ناشتہ نہیں ملا کرتا تھا۔ گھر میں بچپن سے ہی حضرت مسیح موعود اور دیگر خلفائے سلسلہ کی ڈھیروں کتب دیکھتے تھے اور چند کتب تو ہمارے دادا حضرت چوہدری محمد حسین صاحب کے وقت سے ہمارے گھر میں موجود تھیں۔ میں نے اپنی ساری زندگی میں والدہ صاحبہ کا ایک ہی شوق دیکھا ہے اور وہ تھا دینی کتب کے مطالعہ کا شوق۔ اس شوق کے علاوہ والدہ صاحبہ نے کبھی کسی اور شوق کا اظہار نہیں کیا۔ گرمیوں میں دوپہر کے وقت اور سردیوں میں رات کو جب گھر کے کام ختم ہوجاتے تو مطالعہ کرنے لگ جاتیں۔ اخبار الفضل کا روزانہ مطالعہ کرتیں اور کبھی ایسا اتفاق ہوجاتا کہ اخبار کی دو تین چھٹیاں آجاتیں تو حساب لگاتیں کہ اچھا اب یہ فلاں دن شائع ہوگا۔ حضرت مسیح موعود کی کتب، خلفائے سلسلہ کی کتب اور دیگر بزرگان جماعت احمدیہ کی کتب کا مطالعہ روزانہ کے معمولات کا لازمی جزو ہوتا۔ تلاوت قرآن مجید علی الصبح باقاعدہ کرتیں اور ماہ رمضان میں قرآن مجید کے کئی دور مکمل کرتیں۔ میں نے ساری زندگی اپنی والدہ کو روزہ قضا کرتے کبھی نہیں دیکھا بلکہ شوال کے روزے بھی ضرور رکھتیں۔

جب صحت اچھی تھی تو نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے بیت المبارک جاتیں حتیٰ کہ ماہ رمضان میں نماز تراویح بھی ادا کرنے جاتی رہیں۔ پھر جب نماز جمعہ بیت الاقصیٰ میں ہونے لگا تو وہاں بھی جاتی رہیں۔ اباجان کی ریٹائرمنٹ کے بعد 1972ء میں ہم ربوہ شفٹ ہوگئے اباجان نے یہاں اپنا مکان 1965ء میں ہی تعمیر کروالیا تھا۔ ہم بہن بھائیوں کو بھی جب بتدریج بڑے ہوتے گئے روزے رکھواتیں۔ تربیت کے پہلو نہایت پیار بھرے ہوتے۔ کبھی بھی ہمیں جسمانی سزا نہیں دی۔ پنجوقتہ نمازوں کی ادائیگی ہر صورت کرتیں اور اب باوجود پیرانہ سالی کے سردیوں میں بھی ہر نماز سے قبل وضو ضرور کرتیں۔ میری شادی کو 19 سال گزر چکے ہیں۔ مگر ان میں سے ایک دن بھی بفضل اللہ تعالیٰ ایسا نہیں گزرا جب ہمارے گھر میں ساس بہو والا کوئی معاملہ ہوا ہو۔ بلکہ اکثر کہتیں کہ مجھے تو لفظ 'ساس' ہی اچھا نہیں لگتا۔ میری اہلیہ کے ساتھ بہت ہی مشفقانہ سلوک روا رکھتیں۔ میرے دونوں بچوں سے بے انتہاء محبت کرتیں۔ ہمارے دونوں بچوں کی دینی تعلیم و تربیت کا بھی بہت خیال رکھتیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک بیٹی اور دو بیٹوں سے نوازا۔ جن میں مکرم راشدہ نسرین صاحبہ اہلیہ مکرمہ مرزا لطیف بیگ صاحب ایڈووکیٹ (مرحوم)، مکرم مبشر احمد شکیل (لنڈن) اور خاکسار منور احمد تنویر (ربوہ) شامل ہیں۔

والدہ صاحبہ کی تدفین مورخہ 8 جنوری 2013ء کو آپ کی خواہش کے مطابق اپنے گاؤں گولیکی کے آبائی قبرستان میں کی گئی۔

میری والدہ ایک بے ضرر، درویش صفت، انسانی ہمدردی کے جذبہ سے لبریز، ہر کسی کے دکھ درد کو شدت سے محسوس کرنے والی، انتہا درجے کی صابرہ و شاکرہ، قناعت پسند، غرضیکہ جملہ خوبیوں سے مزین ایک فرشتہ صفت خاتون تھیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ والدہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے، اور آپ کی اولاد در اولاد کو آپ کی ان تمام خوبیوں کو ہمیشہ جاری رکھنے کی توفیق عطاء فرماتا رہے۔ آمین

اطلاعات واعلانات

درخواست دعا

❁ مکرم عابد حسین وڑائچ صاحب دارالبرکات ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے چچا مکرم محمد لطیف وڑائچ صاحب دارالبرکات ربوہ ایک سال سے فالج کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے کامل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

❁ مکرمہ مریم بھٹی صاحبہ دارالرحمت غربی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے چھوٹے بھائی مکرم داؤد احمد بھٹی صاحب ابن مکرم محمد حنیف بھٹی صاحب کی ٹانگ میں شوگر کی زیادتی اور انفیکشن کی وجہ سے گہرا زخم ہوا ہے۔ ٹانگ کا آپریشن بھی ہوا ہے اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ لیکن ٹانگ ابھی تک مکمل ٹھیک نہیں ہوئی۔ احباب جماعت سے کامل شفایابی اور آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے بچنے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

6 ستمبر 2013ء

6:15 am	حضور انور کا جرمن مہمانوں سے خطاب 25 جون 2011ء
8:05 am	ترجمۃ القرآن کلاس 12 نومبر 1996ء
9:10 am	کسر صلیب اور لقاء مع العرب
1:15 pm	خطبہ جمعہ ریکارڈنگ
5:00 pm	خطبہ جمعہ Live
9:20 pm	خطبہ جمعہ 6 ستمبر 2013ء

(بقیہ از صفحہ 1 کراچی میں شہادت)

اس افسوسناک واقعہ پر جماعت احمدیہ پاکستان کے ترجمان مکرم سلیم الدین صاحب ناظر امور عامہ نے انتہائی رنج وغم کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ کراچی میں احمدیوں کی ٹارگٹ کلنگ میں اچانک تیزی تشدد کی بڑی لہر کا پتہ دے رہی ہے۔حکومت ان واقعات پر قابو پانے میں ناکام ہوچکی ہے۔انہوں نے کہا کہ پاکستان میں احمدی عدم تحفظ کا شکار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ دو ہفتوں میں یہ تیسرے احمدی ہیں جنہیں عقیدے کے اختلاف کی بنا پر قتل کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ معصوم احمدیوں کے قتل سے ہمیں خوفزدہ نہیں کیا جاسکتا کیونکہ ہمارا بھروسہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہے ۔ہر شہادت کے بعد جماعت احمدیہ کی ترقی میں مزید اضافہ ہوا ہے۔انہوں نے کہا کہ احمدیوں کے حوصلے بلند ہیں اور دشمن غلط فہمی میں ہے کہ اپنی سفاکانہ کارروائیوں سے وہ کسی احمدی کا راہ ایمان میں قدم ڈگمگا سکے گا۔انہوں نے کہا کہ حکومت اپنی ذمہ داری کو پہچانے اور پاکستانی معاشرے میں احمدیوں کے خلاف پھیلائے جانے والے نفرت انگیز لٹریچر کی اشاعت کو روکے جن میں کھلے عام احمدیوں کے قتل کی ترغیب دی جاتی ہے۔انہوں نے کہا کہ ان دنوں ختم نبوت کے مقدس نام پر ملک بھر میں جماعت احمدیہ کے مخالفین اجتماعات منعقد کر رہے ہیں اور عامۃ الناس میں احمدیوں کے خلاف نفرت وتشدد کی تلقین کر رہے ہیں جس کو روکنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔

☆..........☆..........☆

برتنوں کا رنگ، شکل اور حجم ذائقے

پر اثر انداز محققین کا کہنا ہے کہ کھانے کے برتنوں کی شکل اور حجم کا انسانی سوچ پر اثر پڑتا ہے۔ کھانے کا ذائقہ انسان کی مختلف خصوصیات سے منسلک ہے اور کھانے کی خوشبو، شکل اور اس کے ذائقے کا کسی حد تک انحصار انسان کے دماغ پر ہوتا ہے اس لئے اچھے برتنوں میں اور بہتر ماحول میں کھانا کھانے سے انسان کو کھانے کا ذائقہ اور لذیذ محسوس ہوتا ہے جبکہ مشروبات کیلئے ہلکے رنگ کے گلاس زیادہ موزوں ہیں۔

(روزنامہ دنیا 17 جولائی 2013ء)

فائن آرٹس شارٹ کورسز طلبہ وطالبات کے لئے
ڈرائنگ | پینٹنگ | السٹریشن
سکیچنگ | مجسمہ سازی | کیلیگرافی (خوشخطی)
گرافک ڈیزائننگ
0333 9792 563
ڈیزائن سٹوڈیو، مسرور پلازہ اقصیٰ چوک ربوہ

ربوہ میں طلوع وغروب 6 ستمبر

طلوع فجر	4:23
طلوع آفتاب	5:44
زوال آفتاب	12:07
غروب آفتاب	6:29

نعمانی سیرپ
تیزابیت۔خرابی ہاضمہ اور معدہ کی جلن کیلئے اکسیر ہے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
PH:047-6212434

مہنگائی کا زمانہ ہے لیکن سیل پر تو جانا ہے
سیل ۔ سیل ۔ سیل
لبرٹی فیبرکس
اقصیٰ روڈ (نزد اقصیٰ چوک) ربوہ +92476213312

ہارڈویئر/ بجلی کا سامان برائے فروخت
ہارڈویئر/ بجلی کا کچھ سامان ہول سیل ریٹ پر برائے فوری فروخت دستیاب ہے۔
محمد ناصر رابطہ نمبر: 0300-5351755

کسی بھی معمولی یا پیچیدہ خطرناک آپریشن سے پہلے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبد الحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

خدا تعالیٰ کے فضل ورحم کے ساتھ
اٹھوال فیبرکس
بوتیک وفینسی ورائٹی کا مرکز
نیز مردانہ کپڑے کی زبردست ورائٹی دستیاب ہے۔
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
الطاف احمد اٹھوال: 0333-7231544

مکان برائے فروخت
11 مرلہ پر بنے 2 نئے یونٹ، واقع سوہان، فیض آباد اسلام آباد ہائی وے کے پاس پانی، بجلی، کیبل، ٹیلی فون کی سہولت کے ساتھ قیمت 30 لاکھ فی یونٹ
رابطہ نمبر: 0300-5351755

FR-10

STUDY IN GERMANY

www.ErfolgTeam.com **in EXCLUSIVE affiliation with German Universities & Institutes offer you:**

Session-February-2014
Admissions Open

1. Quick Package for Universities in Germany

Start learning German language in Germany
Opportunities for Intermediate (12th Class), Bachelors & Masters Students in all fileds
No need to learn German language in Pakistan
(Starting installment only 2000Euros)
FEE PAYABLE DIRECTLY TO THE SCHOOL IN GERMANY
Time duration for the whole process/embassy appearance: around 4 to 6 months

2. Direct Package at FH Aachen University in Germany

ENGINEERING & BUSINESS PROGRAMS
From foundation year till Masters **ALL STUDY IN ENGLISH LANGUAGE**
basic requirement Matriculation/O-level/First year/Intermediate
NO BANK ACCOUNT NEEDED FOR VISA
First year + accommodation (17,000Euros total) + Bachelors & Masters is almost free, 85 Euros per month
FEE PAYABLE DIRECTLY TO FH AACHEN UNIVERSITY GERMANY
For further information please visit our partner university´s homepage
http://www.fh-aachen.de/en/university/freshman/program/

3. Comfort Package with ErfolgTeam: The candidates who cannot afford the above mentioned packages may also apply in comfort package, in which you have to do German language in Pakistan beforehand. In this way save the language fee in Germany. Admission also possible in English program.
Requirement: Students with Intermediate, Bachelors or Masters background
3 to 6 months German language in Pakistan

Consultancy + Admission + Embassy Documentation + Interview Preparation
Even after reaching Germany, pick up service from Airport till University
Please contact your ErfolgTeam in Germany
Office Tel +49 6150 8309820, **Fax:** +49 6150 830 9233
Mob: +49 176 56433243, +49 163 1303507
Web: www.ErfolgTeam.com **Email:** info@erfolgteam.com **Skype ID: erfolgteam**